© rasailojaraid.com

میں مہارت کے باوجود قانون سازی کا حق نہیں تو ایک انگریزی دان وکیل کو یہ حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔؟ شاید بروہی صاحب کو اپنی وہ اجارہ داری خطرہ میں نظر آنے لگی ہے۔ جو ایک غیر اسلامی انگریزی تہذیب اور نظام میں تو انہیں حاصل ہو سکتی ہے مگر خالص اسلامی خطوط پہ مبنی معاشرہ میں نہیں --- بروہی صاحب کی "اسلام پسندی" کا شہرہ ہمیں ویسے بھی کھٹک رہا تھا، بالآخر وہ اصل لباس میں عیاں ہو گئے۔ صوبہ سرحد میں اسلامی قوانین کے احیاء کی کوششیں بہت سے الحاد پسندوں کیساتھ مغربی سامراج اور کفر کی تمام طاقتوں کو کھٹک رہی ہیں۔ پھر کیا درپردہ بروہی صاحب کسی ایسی طاقت کی وکالت اور ترجمانی کرنے تو صوبہ سرحد نہیں آئے تھے۔؟ ایسے ریمارک کی بجائے اگر بروہی صاحب یہ کہہ دیتے کہ علماء کرام قانون سازی کو جدید خطوط پر مدون کرتے وقت وکلاء اور جدید تعلیمیافتہ طبقہ کو نظر انداز نہ کریں تو معقولیت کا مظاہرہ ہوتا جس کا جواب بھی مفتی محمود صاحب نے آئینی کمیٹی میں علماء اور قانون دانوں کے باہمی اشتراک کی شکل میں عملاً دیدیا ہے۔

جمعیۃ العلماء اسلام نے سرحد میں نیپ کے تعاون سے مختصر وقت میں جو کچھ کیا اور جو عزائم لیکر اٹھی ہے وہ پورے ملک کیلئے قابلِ تحسین و تقلید ہونے چاہئیں۔ شراب پر پابندی، اردو کو سرکاری زبان قرار دینا، جہیز پر پابندی، سود کی تحدید اور امن وامان کے لئے جدوجہد۔ مختلف طبقات کے درمیان نفرت کی بجائے الفت کی کوششیں یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ پوری قوم اسے سراہے گی اور ان میں سے ہر بات بجائے خود اتنی اہم کہ مدتوں سے اسکی مثال نہیں مل سکتی اگر خدا نے اسے توفیق دی اور مسلمانوں نے اس کے اقدامات کی تائید کی تو کیا عجب کہ سرحد ایک مثالی صوبہ بنکر پورے ملک کی کایا پلٹ دے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

صدر محترم نے مغربی جرمنی کے انٹرویو نگار کو انٹرویو کے دوران اور پھر طویل حالیہ سفر میں بعض تقاریر میں سوشلزم کیساتھ مارکسزم کی اصطلاح بھی استعمال کی اور ایسا "مژدہ" سنایا کہ گویا وہ اسلام کیساتھ اب مارکسزم کی پیوندکاری بھی کرنا چاہتے ہیں یہ خلط ظلمت و نور، حق وباطل، مذہب والحاد، مادیت اور روحانیت کا اجتماع ہر حالت میں ناقابل فہم ہے۔ مساوات کے بعد سوشلزم اور اب سوشلزم کے بعد مارکسزم۔ انا للہ ......

سقوطِ مشرقی پاکستان کے بعد کتنے اور تجربات "کرانے" ہیں۔؟ ان غیر محتاط اصطلاحات اور دعووں نے ہمیں کہاں پہنچا دیا پھر عبرت کی نگاہوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں کھولتے کیا ہمارے قلوب بالکل مسخ ہو چکے ہیں۔؟ اور اللہ کے قانون احتساب اور اعمال کی شامت کا ہمیں کوئی احساس نہیں رہا۔؟ اور ہمیں اس سے بھی بدتر یوم الحساب کا انتظار کرنا پڑیگا ..... واللہ یہدی السبیل۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com